آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی سال دوم 2017 اُردو امتحان (لازمی) کے مارکنگ نکات

تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کی ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توضیح کرتی ہیں، شامل ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو مدِ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ، اس دستاویز میں شامل کیے گئے طلبہ کے جوابات دیے گئے تاثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ پرچے میں شامل ہر سوال پر طلبہ کی کارکردگی پر ممتحنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے اچھے اور کمزور جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحنوں کے مجموعی تاثر کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات صرف مثال کے طور پہ دیے گئے ہیں۔

ایس ایس سی پارٹ ٹو کا اردو لازمی پرچہ دوم / II پانچ سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک کے دو جُز ہیں جب کہ سوال نمبر دو کے تین جُز ہیں۔ یہ دونوں سوالات نصاب میں شامل 'مجموعہ نظم و نثر' کا احاطہ کرتے ہیں۔ پرچے کے اس حصے میں CRQ کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین، چار اور پانچ ERQ ہیں جو بالترتیب تبصرہ نگاری / خلاصہ نگاری، تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت، درست زبان کے استعمال، جملوں اور پیراگراف کے درمیان ربط اور خط یا مضمون کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو علم ہونا چاہیے کہ سوال ایسے انداز میں پوچھا جاسکتا ہے جس سے کسی SLO کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی جانچ کی جاسکتی ہو۔

طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے مارکس / نمبرات دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ مارکس / نمبرات کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ SLOs میں استعمال ہونے والے Command Words / کلماتِ امریہ سے واقف ہوں کیوں کہ یہی Command Words / کلماتِ امریہ سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں Command Words / کلماتِ امریہ استعمال نہیں ہوتے اور کیوں، کیا اور کیسے جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہوسکتے ہیں۔

تفصیلی تاثرات:

سوال نمبر1:

(الف) سبق '**نیلی جھیل**' پڑھنے کے بعد آپ کے ذہن میں شفیق الرحمٰن کی نثر کی جو خصوصیات نمایاں طور پر اُبھرتی ہیں اُن میں سے کوئی **تین** خصوصیات تحریر کیجیے۔

نوٹ: مجموعی طور پر اس سوال کا جواب طلبہ کی اکثریت نے بہتر انداز میں تحریر کیا۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ نے سوال کے مطابق مصنّف کی تین خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تحریر میں بہترین الفاظ کا انتخاب کیا۔ کچھ طلبہ نے تین سے زائد خصوصیات تحریر کیں۔ طلبہ نے دورانِ تحریر ربط و تسلسل برقرار رکھا۔ دی گئی سطور کا بہترین انداز میں استعمال کیا گیا۔ کچھ طلبہ نے شفیق الرحمٰن کی اُن چیدہ چیدہ خوبیوں کا ذکر ترتیب وار کیا مثلاً طنز و مزاح کا استعمال، آسان و سادہ الفاظ، محاورات سے تحریر میں خوب صورتی پیدا کرنا اور مزاح کے انداز میں معاشرے کی عکاسی۔ یہ تمام نکات جو انھوں نے پیش کیے وہ طلبہ کے مشاہدے اور ان کے ادبی ذوق کی ترجمانی کرتے ہیں۔

مثال نمبر1:

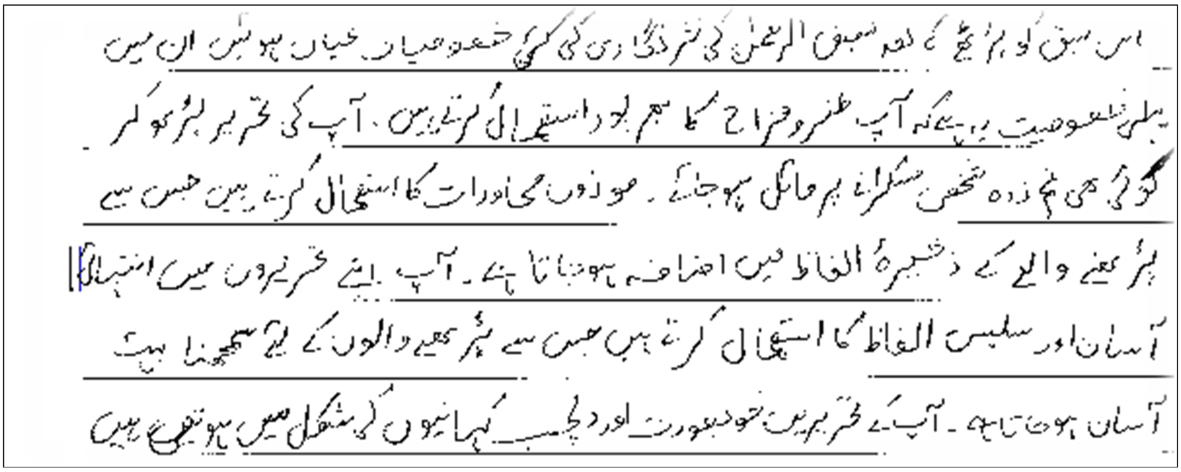

اس سبق کو پڑھنے کے بعد شفیق الرحمٰن کی نثر کی کئی خصوصیات عیاں ہوتی ہیں ان میں پہلی خصوصیت یہ ہے کہ آپ طنز و مزاح کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ آپ کی تحریر پڑھ کر کوئی بھی غم زدہ شخص مسکرانے پر مائل ہو جائے۔ موزوں محاورات کا استعمال کرتے ہیں جس سے پڑھنے والے کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ اپنی تحریروں میں انتہائی آسان اور سلیس الفاظ کا استعمال کرتے ہیں جس سے پڑھنے والوں کے لیے سمجھنا بہت آسان ہوتا ہے۔ آپ کی تحریریں خوبصورت اور دلچسپ کہانیوں کی شکل میں ہوتی ہیں

مثال نمبر2:

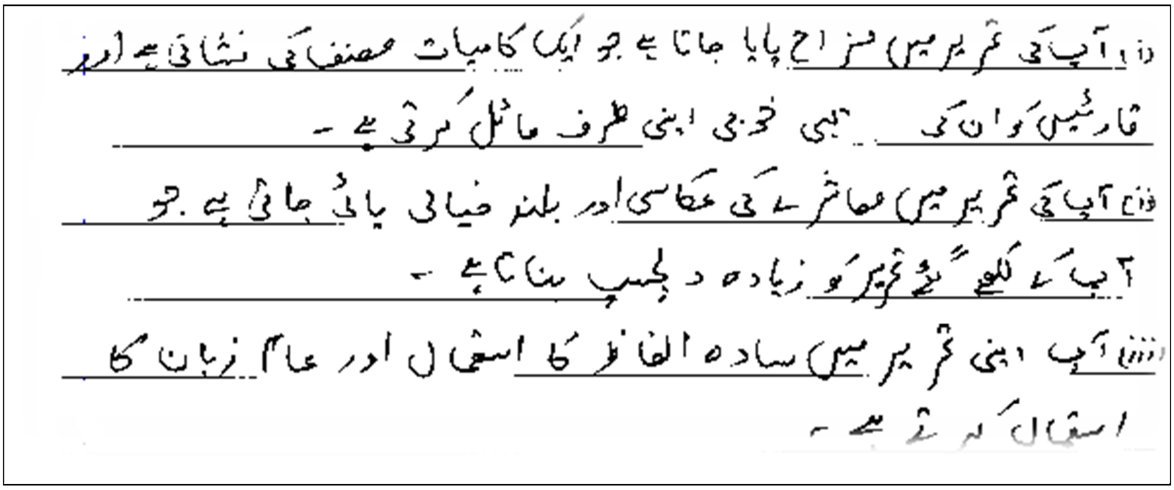
(i) آپ کی تحریر میں مزاح پایا جاتا ہے جو ایک کامیاب مصنف کی نشانی ہے اور قارئین کو ان کی بھی تحریر اپنی طرف مائل کرتی ہے۔
(ii) آپ کی تحریر میں معاشرے کی عکاسی اور بلند خیالی پائی جاتی ہے جو آپ کے لکھے گئے تحریر کو زیادہ دلچسپ بناتا ہے۔
(iii) آپ اپنی تحریر میں سادہ الفاظ کا استعمال اور عام زبان کا استعمال کرتے ہے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کچھ تعداد ایسی تھی جس نے سوال کو بغور نہیں پڑھا۔ تحریر میں ربط و تسلسل کا بھی فقدان نظر آیا۔ کچھ طلبہ نے خصوصیات شہ سرخی کی صورت تحریر کیں ۔ کچھ طلبہ نے صرف ایک خوبی لکھی لیکن خامی نہیں لکھی ۔ ذخیرۂ الفاظ کی کمی نے جواب کا تاثر اور بھی کم کر دیا۔ کچھ طلبہ نے صرف ایک ہی خوبی لکھی۔ کچھ طلبہ نے مصنّف کی نثری خوبیاں لکھنے کے بجائے ایک کردار ' روفی ' کی شخصیت کا احاطہ کیا۔ کچھ طلبہ نے سبق نیلی جھیل کا خلاصہ لکھ دیا ہے۔

مثال:

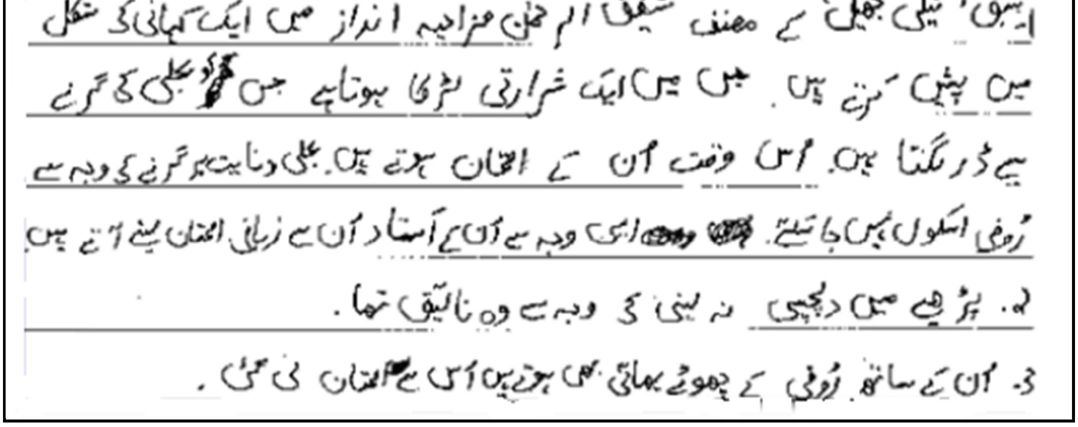
سبق ' نیلی جھیل ' کے مصنف شفیق الرحمان مزاحیہ انداز میں ایک کہانی کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ جس میں ایک شرارتی لڑکا ہوتا ہے جس کو بجلی کی گرنے سے ڈر لگتا ہے۔ اس وقت ان کے امتحان ہوتے ہیں۔ بجلی نہایت تیز گرنے کی وجہ سے رُوفی اسکول نہیں جاتے۔ اسی وجہ سے ان کے استاد ان سے زبانی امتحان لینے آتے ہیں۔
2. پڑھنے میں دلچسپی نہ لینے کی وجہ سے وہ نالائق تھا۔
3. ان کے ساتھ رُوفی کے چھوٹے بھائی کا بھی زبانی امتحان لی گئی۔

تجاویز:

- طلبہ کو نثر نگار کی شخصیت اور طرزِ تحریر میں واضح طور پر فرق بتایا جائے۔
- ذخیرۂ الفاظ میں اضافے کے لیے مشق کروائی جائے۔

(ب) سبق 'شیخ سعدی' میں الطاف حسین حالی نے درویش اور عالم کا ذکر کرتے ہوئے جو خصوصیات بیان کی ہیں، آپ ان کا موازنہ کرتے ہوئے کوئی دو فرق تحریر کیجیے۔

نوٹ: مجموعی طور پر اس سوال کا جواب طلبہ کی اکثریت بہتر انداز میں تحریر نہیں کر سکی۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ نے کلمۂ امریہ' موازنہ' کو سمجھتے ہوئے جواب تحریر کیا۔ جواب تحریر کرنے کے دوران کم از کم تین ایسے بہتر الفاظ کا انتخاب کیا جو موضوع سے متعلق تھے۔ جواب تحریر کرتے وقت جملوں میں ربط اور تسلسل بھی قائم کیا۔ دی گئی سطور کا بہترین انداز میں استعمال کیا گیا۔ درویش کے ساتھ ساتھ عالم کی خصوصیات کو بیان کیا۔ زیادہ تر طلبہ نے عالم کی اس خوبی کا ذکر کیا کہ وہ اپنے علم کو معاشرے میں پھیلاتا ہے۔ نیز یہ کہ عالم خود غرض نہیں ہوتا وہ عام لوگوں کے بارے میں بھی سوچتا ہے۔ عالم کی حدود نہیں ہوتی، وہ علم میں بہت وسعت رکھتا ہے۔ جب کہ درویش اس کے متضاد رویہ اختیار کرتا ہے۔

مثال نمبر1:

عالم: • عالم کی پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ وہ صرف اپنے بارے میں نہیں سوچتا بلکہ
اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کے بارے میں بھی سوچتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسروں کا بھلا ہو
• عالم کے پاس جو علم ہوتا ہے وہ اُسے پھیلاتا ہے اور دوسروں تک پہنچاتا ہے۔
وہ اس علم کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتا۔
درویش: • درویش کے اندر دوسروں کی مدد کرنے کی صفت کی کمی ہوتی ہے اور اس کا کسی
اور سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہوتا سوائے اللہ کے۔
• درویش کے پاس جو علم ہوتا ہے وہ اُسے اپنی ذات تک محدود رکھتا ہے
اور صرف اللہ کی عبادت میں اپنا وقت اور دل لگاتا ہے۔ علم کو نہیں پھیلاتا۔

مثال نمبر2:

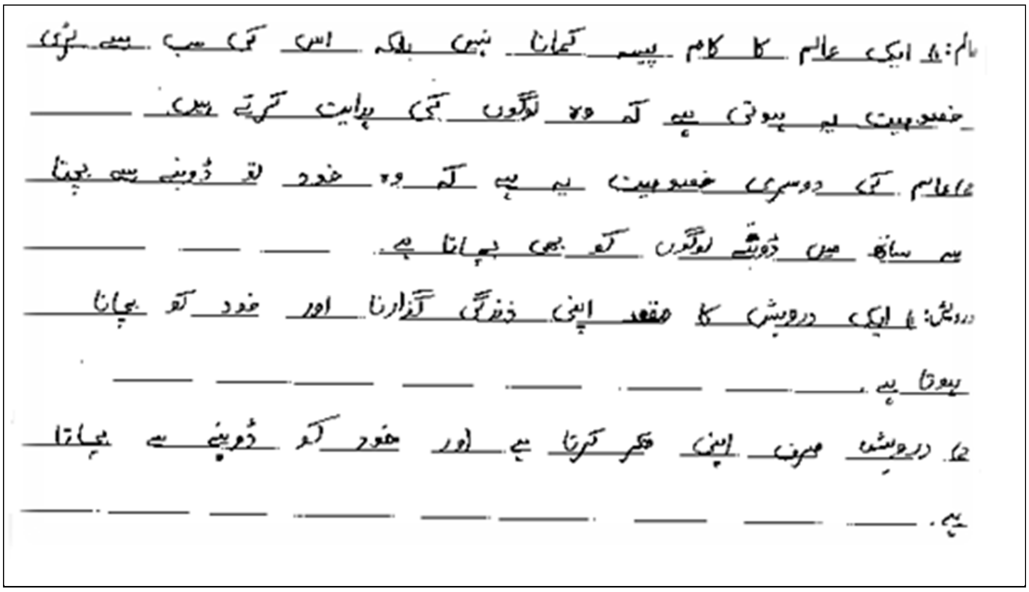
عالم: 1) ایک عالم کا کام پیسہ کمانا نہیں بلکہ اس کی سب سے بڑی
خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کی ہدایت کرتے ہیں۔
2) عالم کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ خود کو ڈوبنے سے بچتا
ہے ساتھ میں ڈوبتے لوگوں کو بھی بچاتا ہے۔
درویش: 1) ایک درویش کا مقصد اپنی زندگی گزارنا اور خود کو بچانا
ہوتا ہے۔
2) درویش صرف اپنی فکر کرتا ہے اور خود کو ڈوبنے سے بچاتا
ہے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت کلمۂ امر یہ 'موازنہ' کی تفہیم نہیں کر سکی۔ سوال کو سمجھے بغیر ہی جواب تحریر کیا۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی بھی کمی تھی۔ ذخیرۂ الفاظ کی کمی نے جواب کا تاثر اور بھی کم کر دیا۔ لکھے گئے جوابات میں ایک چیز کی کمی تھی اور وہ تھا خیالات کا تسلسل۔ املا کی اغلاط نے جواب کا تاثر مزید کم کر دیا۔ دی گئی سطور کا بھی بہتر انداز میں استعمال نہیں کیا گیا۔

مثال:

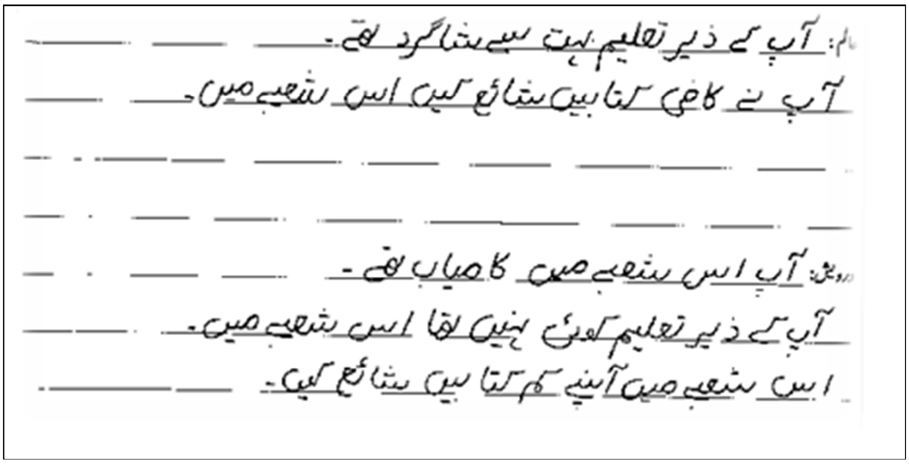
عالم: آپ کے زیر تعلیم بہت سے شاگرد تھے۔
آپ نے کافی کتابیں شائع کیں اس شعبے میں۔
درویش: آپ اس شعبے میں کامیاب تھے۔
آپ کے زیر تعلیم کوئی نہیں تھا اس شعبے میں۔
اس شعبے میں آپنے کم کتابیں شائع کیں۔

تجاویز:

- ❖ اساتذہ کلماتِ امریہ کی فہرست کو ہر گز نظر انداز نا کریں۔
- ❖ دی گئی فہرست کو طلبہ کے ساتھ شئیر ضرور کریں۔
- ❖ کلماتِ امریہ کی تفہیم کے لیے مختلف سرگرمیوں کا انعقاد کریں۔

سوال نمبر 2:

اگر میں خاک بھی ہوں گا تو آتش گردباد آسا
رکھے گی مجھ کو سرگشتہ کسی کی جستجو برسوں

(الف) درج بالا شعر میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے اس سوال کا جواب عمدہ انداز میں تحریر کیا۔ مثلاً لفظ آتش کو انہوں نے آگ کے علاوہ دلی جذبات کے بھڑکنے سے تشبیہ دی ہے۔ کچھ طلبہ نے 'جستجو' کی وضاحت جملوں میں کی ہے۔ طلبہ کی کچھ تعداد ایسی تھی جنھوں نے تشریح کے ذریعے الفاظ کے معنی واضح کیے ہیں۔

مثال:

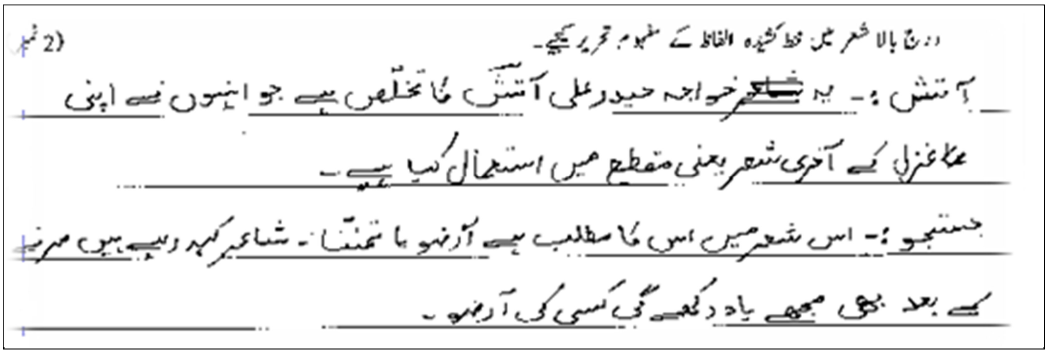
2) درج بالا شعر میں خط کشیدہ الفاظ کے مفہوم تحریر کیجیے۔
آتش :- یہ شاعر خواجہ حیدر علی آتش کا تخلص ہے جو انہوں نے اپنی غزل کے آخری شعر یعنی مقطع میں استعمال کیا ہے۔
جستجو :- اس شعر میں اس کا مطلب ہے آرزو یا تمنّا۔ شاعر کہہ رہے ہیں مرنے کے بعد بھی مجھے یاد رکھے گی کسی کی آرزو۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کے جوابات سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ دورانِ تشریح انھیں، مشکل الفاظ کی وضاحت میں کافی مشکل پیش آئی ہے۔ کیوں کہ اسی مہارت کی کمی ان کے جوابات میں نظر آ رہی ہے۔ کچھ طلبہ سوال میں موجود لفظ' **خط کشیدہ** ' کے معنی و مفہوم سے ناواقف لگے۔ طلبہ کی قلیل تعداد اس کا جواب مؤثرانداز میں دینے سے قاصر رہی۔ دورانِ وضاحت طلبہ کا زور، ردیف و قافیہ پر رہا جو کہ سوال میں پوچھا ہی نہیں گیا تھا۔ املا کی اغلاط نے جواب کا تاثر مزید خراب کر دیا۔

مثال:

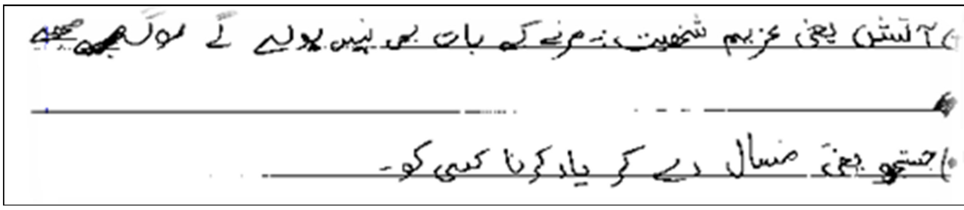

تجویز:

- سوال کو سمجھ کر اس کا جواب تحریر کرنا ایک خوبی ہے۔ طلبہ کے اندر اس خوبی کو پروان چڑھایا جائے۔ اس خوبی کے فروغ سے اردو لازمی کے علاوہ دیگر مضامین کے نتائج پر بھی یقینی طور پر فرق پڑے گا۔ چناں چہ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں مختلف سرگرمیوں کو کمرۂ جماعت کا حصّہ بنائیں۔

ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے
آئے تو سہی، بر سرِ الزام ہی آئے

(ب) درج بالا شعر کی تشریح کیجیے اور اس بات کی نشان دہی بھی کریں کہ یہ شعر مطلع ہے **یا** مقطع۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کم تعداد ایسی تھی جس نے سوال کے دوسرے حصّے کا بھی درست جواب تحریر کیا۔ سوال کے ابتدائی حصّے جس میں تشریح کرنے کو کہا گیا تھا اس میں بھی وہ کامیاب رہے۔ مطلع کی نشاندہی جن طلبہ نے کی انھوں نے تشریح بھی معیاری تحریر کی۔

مثال:

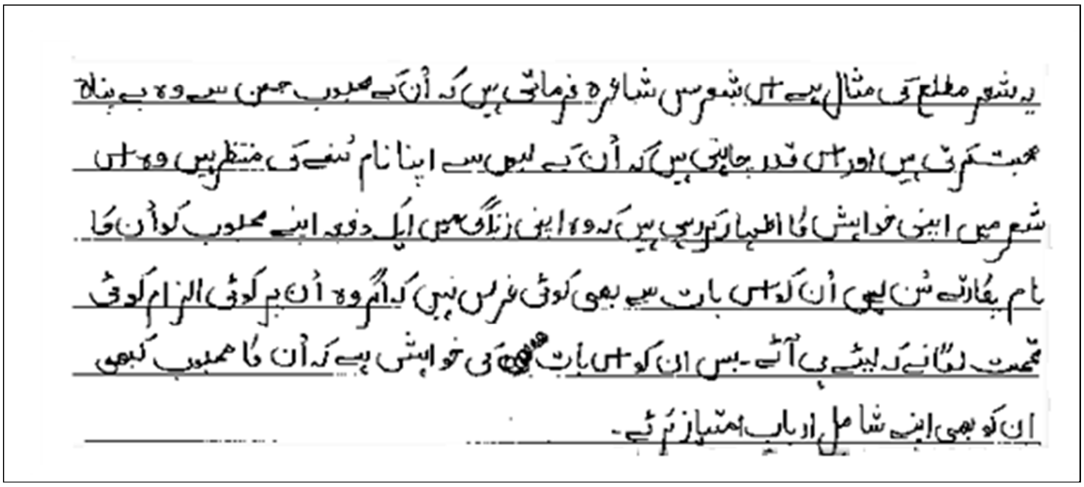
یہ شعر مطلع کی مثال ہے اس شعر میں شاعرہ فرماتی ہیں کہ اُن کے محبوب جن سے وہ بے پناہ
محبت کرتی ہیں اور اس قدر چاہتی ہیں کہ اُن کے لبوں سے اپنا نام سننے کی منتظر ہیں وہ اس
شعر میں اپنی خواہش کا اظہار کر رہی ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ایک دفعہ اپنے محبوب کو اُن کا
نام پکارتے سن لیں اُن کو اس بات سے بھی کوئی غرض نہیں کہ اگر وہ اُن پر کوئی الزام کوئی
تہمت لگانے کہ لیے ہی آئے۔ بس ان کو اس بات کی خواہش ہے کہ اُن کا محبوب کبھی
ان کو بھی اپنے شامل ارباب امتیاز کرے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ سوال پڑھنے پر اپنا وقت نہیں لگاتے ہیں۔ جس کے سبب وہ درست سمت میں جواب نہیں لکھ پاتے۔ کچھ طلبہ نے حوالہ تحریر کیا لیکن تشریح نہیں لکھی۔ جب کہ سوال میں حوالہ تحریر کرنے کی بات نہیں کی گئی ہے۔ یہ بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ لکھائی کے حوالے سے طلبہ کا خط کافی شکستہ ہے۔ املا کی اغلاط ایک الگ مسئلہ ہے۔ **مثلاً :** لفظ 'شعر' کو 'شاعر' لکھا ہے۔ 'شاعرہ' کو 'شاعرے' تحریر کیا ہے۔ بعض طلبہ نے شعر کو ہی جوابی صورت میں لکھ دیا ہے۔ کچھ جوابات سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلبہ نے حصّہ نظم کی تیاری نہیں کی تھی۔

مثال:

تشریح : یہ شعر ہماری اردو کی کتاب سے لیا گیا
اور اس شاعر کی شاعر ہے ادا جعفری ہے۔ اور یہ
ادا جعفری کی کاوش ہے۔
مطلع : ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے ۔
مقطع : آئے تو سہی بر سر الزام ہی آئے

تجاویز:

- ❖ کوشش کی جائے کہ کچھ ایسی سرگرمیاں کمرۂ جماعت میں کروائی جائیں جن کے سبب طلبہ امتحانی پرچے میں درج سوال کو زیادہ وقت دیں اور اسے سمجھ کر جواب تحریر کریں۔
- ❖ جتنا سوال میں پوچھا جائے اتنا ہی جواب تحریر کریں۔
- ❖ غیر ضروری نکات لکھنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے اسے کسی دوسرے سوال کو حل کرنے پر لگائیں۔

(ج) خواجہ حیدر علی آتش کو کن خصوصیات کی بنا پر لکھنؤ کے دبستانِ شاعری کا نمائندہ کہا جاتا ہے؟ کوئی **تین** خصوصیات ان کے کلام کی تفصیلاً تحریر کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ نے لکھنوی دبستانِ شاعری کی خصوصیات لکھنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً امید، موسیقیت اور تصوّف دونوں کا حوالہ دیا ہے۔ موضوع کے اعتبار سے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں اور کسی کسی طالب علم نے انھیں رجائیت پسند بھی قرار دیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ سوال درمیانی سطح پر طلبہ نے حل کیا ہے ۔

مثال:

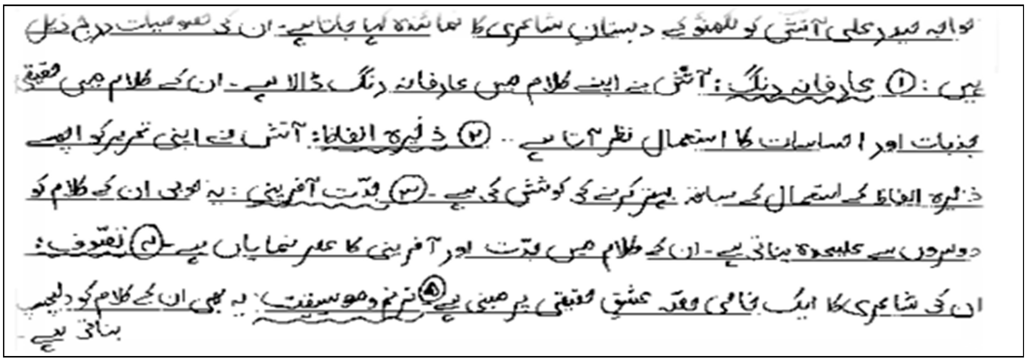
خواجہ حیدر علی آتش کو لکھنؤ کے دبستانِ شاعری کا نمائندہ کہا جاتا ہے۔ ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں: (1) عارفانہ رنگ: آتش نے اپنے کلام میں عارفانہ رنگ ڈالا ہے۔ ان کے کلام میں حقیقی جذبات اور احساسات کا استعمال نظر آتا ہے۔ (2) ذخیرہ الفاظ: آتش نے اپنی تحریر کو اچھے ذخیرہ الفاظ کے استعمال کے ساتھ بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ (3) جدت آفرینی: یہ خوبی ان کے کلام کو دوسروں سے علیحدہ بناتی ہے۔ ان کے کلام میں جدت اور آفرینی کا عنصر نمایاں ہے۔ (4) تصوف: ان کی شاعری کا ایک خاص وصف عشقِ حقیقی پر مبنی ہے (5) ترنم و موسیقیت: یہ بھی ان کے کلام کو دلچسپ بناتی ہے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اکثر طلبہ کچھ ایسی خصوصیات پیش کرتے ہیں جو عمومی طور پر ہر شاعر میں پائی جاتی ہیں، اور وہ پھر انھی نکات کو درج کر کے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً سہل پسندی، تشبیہات و استعارات کا استعمال عشقِ حقیقی یا پھر عشقِ مجازی جیسی خصوصیات وغیرہ وغیرہ۔ کچھ طلبہ دی گئی سطور کا درست استعمال نہیں کرتے ہیں۔ املا کی اغلاط کا تناسب کافی زیادہ تھا۔ املا درست نہ ہونے کے سبب طلبہ سلیس اردو متبادل کے طور پر لکھتے ہیں جس سے تحریر کا تاثر نہیں بنتا۔

مثال نمبر1:

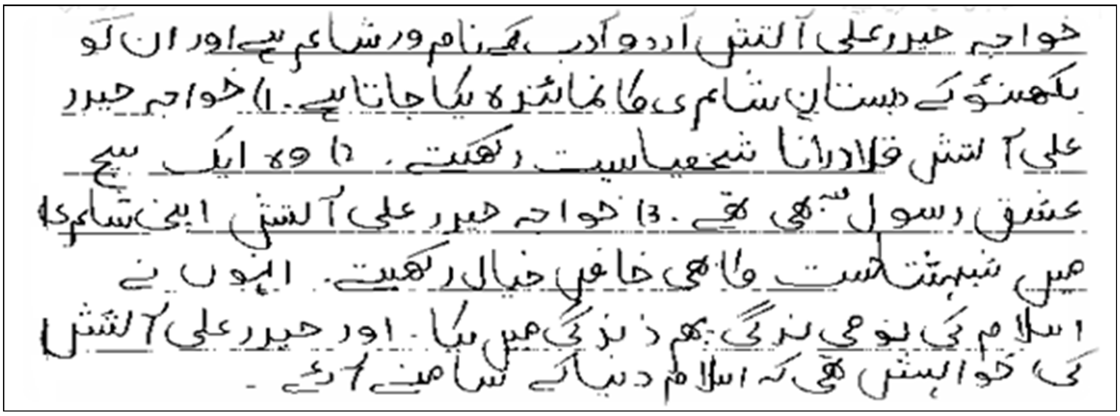
خواجہ حیدر علی آتش اردو ادب کے نامور شاعر ہے اور ان کو لکھنؤ کے دبستانِ شاعری کا نمائندہ کیا جاتا ہے۔ 1) خواجہ حیدر علی آتش قلادرانا شخصیات رکھتے۔ 2) وہ ایک سچے عشقِ رسول ﷺ بھی تھے۔ 3) خواجہ حیدر علی آتش اپنی شاعری میں تشبیہات کا بھی خاص خیال رکھتے۔ انہوں نے اسلام کی خوبی زندگی بھر زندگی میں کیا۔ اور حیدر علی آتش کی خواہش تھی کہ اسلام دنیا کے سامنے آئے۔

تجاویز:

- اساتذہ کوشش کریں کہ دورانِ تدریس اردو ادب کے دونوں دبستانوں کا سرسری انداز میں حوالہ دے دیں۔
- ہر شاعر اور ادیب کی ایک منفرد وجہِ شہرت ہوتی ہے اس سے طلبہ کو ضرور آگاہ کریں۔
- لفظوں کے مفہوم کو مختلف سرگرمیوں سے سمجھایا جائے تو اچھا ہے۔

سوال نمبر3:

لندن کے ایک مقامی اخبار کے مطابق انفرادی ریکارڈ کے ساتھ تین بھائی چھے سالہ جیمز، آٹھ سالہ ٹوبن اور گیارہ سالہ ایڈین دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ کے بیس کیمپ کی اونچائی سر کرنے والے دنیا کے کم عمر ترین کوہ پیما بھائی بن گئے ہیں۔ تبصرہ کیجیے۔

کوئی بھی مشکل کام کرنے کے لیے عمر کی نہیں ارادے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ اس بات سے کس حد تک متفق ہیں؟ اپنے اِردگِرد موجود مثالوں کی مدد سے تفصیلی تبصرہ کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

تبصرہ کی تمہید و آغاز نہایت عمدہ تھا۔ طلبہ کی جانب سے اشعار کا بر محل استعمال نظر آیا۔ جواب تحریر کرتے وقت طلبہ نے دو سے زیادہ مثالیں تحریر کی ہیں۔ اپنی رائے کے اظہار کے لیے اہم نکات بھی لکھے۔ کمانڈ ورڈ/کلمۂ امریہ (تبصرہ) سے واقفیت کی بنا پر تبصرہ بہتر انداز میں تحریر کیا۔ جملوں میں ربط و تسلسل کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ معلوماتِ عامہ اور دنیا میں ہونے والے واقعات سے طلبہ کی آگاہی نظر آئی جس نے ایک اچھا تاثر پیش کیا۔ مشکل کام کے حوالے سے انھوں نے عرفہ کریم، مریم مختار، ثمینہ بیگ، ملالہ، کے ایف سی، غزوہ بدر کی فتح، حضرت علیؓ، فاطمہؓ بنتِ عبداللہ کی مثالیں استعمال کی ہیں۔

مثال:

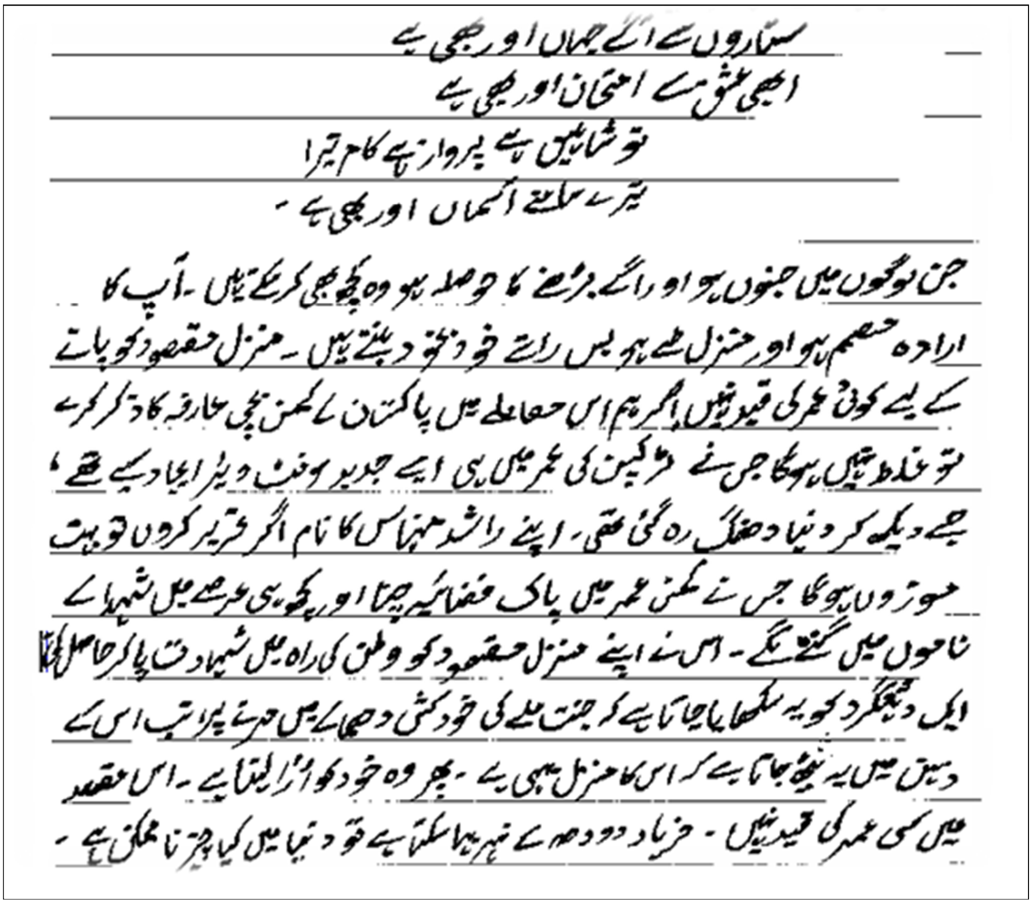

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہے
ابھی عشق سے امتحان اور بھی ہے
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہے ۔

جن لوگوں میں جنوں ہو اور آگے بڑھنے کا حوصلہ ہو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں ۔ آپ کا ارادہ مصمم ہو اور منزل طے ہو بس راستے خود بخود بنتے ہیں ۔ منزل مقصود کو پانے کے لیے کوئی عمر کی قید نہیں اگر ہم اس معاملے میں پاکستان کے کمسن بچی عارفہ کا ذکر کرے تو غلط نہیں ہوگا جس نے نو کیس کی عمر میں ہی ایسے جدید سوفٹ ویئر ایجاد کیے تھے ، جسے دیکھ کر دنیا دھنگ رہ گئی تھی ۔ اپنے راشد منہاس کا نام اگر تحریر کروں تو بہت موزوں ہوگا جس نے کمسن عمر میں پاک فضائیہ جہاز اور کچھ ہی عرصے میں شہدا کے ناموں میں گنے لگے ۔ اس نے اپنے منزل مقصود کو وطن کی راہ میں شہادت پا کر حاصل کیا ایک دہشتگرد کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ جنت ملے گی خودکش دھماکے میں مرنے پر تب اس کے ذہن میں یہ بیٹھ جاتا ہے کہ اس کا منزل یہی ہے ۔ پھر وہ خود کو اُڑا لیتا ہے ۔ اس مقصد میں کسی عمر کی قید نہیں ۔ مزید دودھ سے نہر بہا سکتا ہے تو دنیا میں کیا چیز ناممکن ہے ۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ تبصرہ کی شروعات ایک جامع اور موثر تمہید کے ذریعے نہیں کر سکے۔ سوال کو بہتر طور پر سمجھا نہیں گیا۔ تبصرہ نگاری کے اُصول سے ناواقفیت کے باعث بھی جوابات بہتر تاثر قائم نہیں رکھ سکے۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی تھی۔ املا کی اغلاط نے بھی جوابات کے تاثر کو کسی قدر کم کر دیا تھا۔ معلومات کی کمی بھی جوابات میں نظر آئی۔ ذخیرۂ الفاظ کی کمی بھی ان جوابات کے ناقص ہونے کا سبب بنی۔ لکھا گیا تبصرہ بے ربط موضوع سے مطابقت رکھتا ہوا بھی تھا۔

مثال:

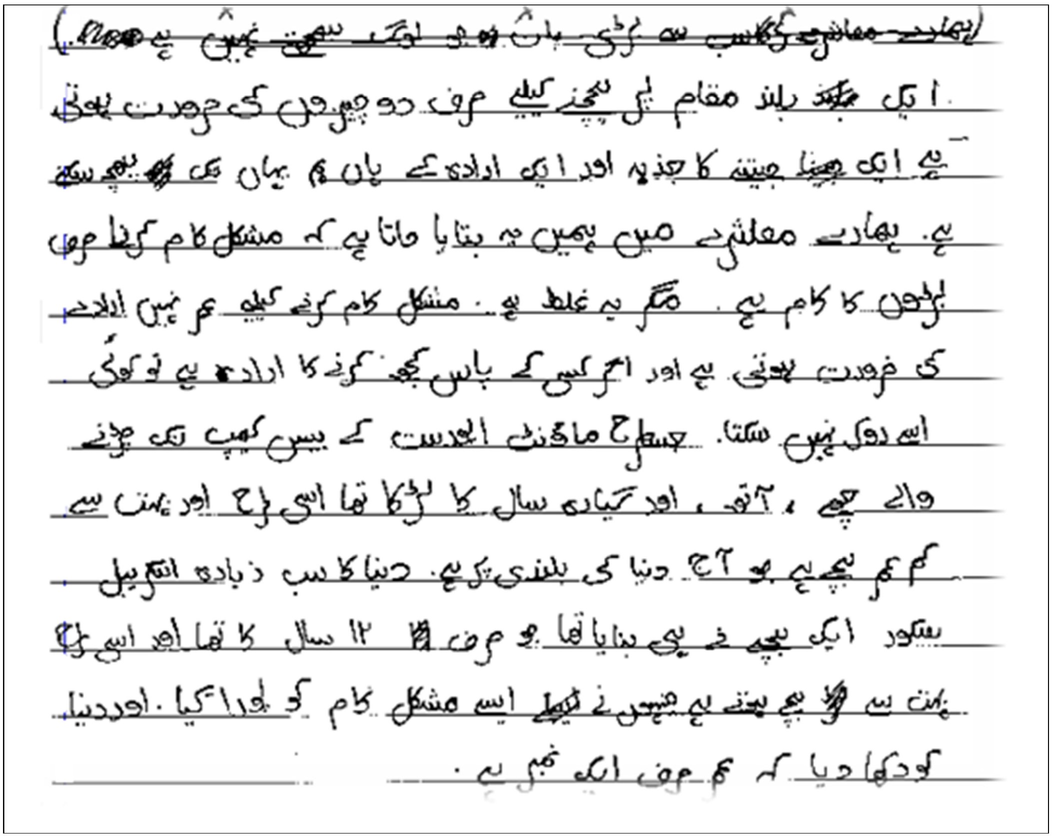
(ہمارے معاشرے کی سب سے بڑی بات جو لوگ سمجھ نہیں پا رہے [illegible].)
ایک بلند مقام پر پہنچنے کیلیے صرف دو چیزوں کی ضرورت ہوتی
ہے ایک جیتنا جیتنے کا جذبہ اور ایک ارادے کے پاں ہم یہاں تک پہنچ سکتے
ہے. ہمارے معاشرے میں ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ مشکل کام کرنا صرف
لڑکوں کا کام ہے. مگر یہ غلط ہے. مشکل کام کرنے کیلیے عمر نہیں ارادے
کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کسی کے پاس کچھ کرنے کا ارادہ ہے تو کوئی
اسے روک نہیں سکتا. جس طرح ماؤنٹ ایورسٹ کے بیس کیمپ تک چڑھنے
والے چھے، آٹھ، اور گیارہ سال کا لڑکا تھا اسی طرح اور بہت سے
کم عمر بچے ہیں جو آج دنیا کی بلندی پر ہے. دنیا کا سب زیادہ انٹرنیل
سکور ایک بچے نے ہی بنایا تھا جو صرف [illegible] ۱۲ سال کا تھا اور اسی طرح
بہت سے [illegible] بچے ہیں جنہوں نے ایسے مشکل کام کو پورا کیا. اور دنیا
کو دکھا دیا کہ عمر صرف ایک نمبر ہے.

تجاویز:

- ❖ تبصرہ کا سوال امتحانی پرچے کالازمی جز ہے۔ جماعت نہم میں اس کی ابتدا ہو جاتی ہے، لہٰذا دسویں جماعت کے طلبہ سے بمقابلۂ نویں جماعت کے طلبہ کے بہتر تاثر کی امید کی جاتی ہے۔ اسی لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس کلمہ ٔ امریہ ' تبصرہ' کی تیاری بہتر انداز میں کروائیں۔
- ❖ اس کمانڈ ورڈ کی مشق مختلف سرگرمیوں کے ذریعے کرواکر اس سوال کی مشق کی جاسکتی ہے۔
- ❖ اس کمانڈ ورڈ کی تعریف میں تفصیلی طور پر درج ہے کہ سوال میں اس لفظ کے استعمال پر طلبہ کو کیا کیا امور انجام دینے ہوں گے۔
- ❖ سوال کو سمجھ کر اس کا جواب لکھنے کی بھی مشق کروائی جائے۔

سوال نمبر4:

درج بالا تصویر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ایک مضمون تحریر کیجیے جس میں عصر حاضر کے مسائل کی نشان دہی کی گئی ہو۔

ہدایات:

1۔ اپنی تحریر کا عنوان تجویز کیجیے۔

2۔ حالیہ واقعات کو مدِّ نظر رکھیے۔

3۔ طنز و مزاح کو اپنی تحریر کا حصّہ بنائیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے تصویر سے مطابقت رکھتے ہوئے عنوان تجویز کیا ہے۔ ایک اچھا اور جامع تمہیدی پیراگراف تحریر کیا۔ طلبہ نے اشعار، اقوال اور واقعات کا برمحل استعمال کیا ہے۔ جملوں میں ربط و تسلسل شامل تھا۔

حالاتِ حاضرہ کے پیشِ نظر طنز و مزاح کا عنصر شاملِ تحریر رہا مگر اس چیز کا تناسب کافی کم تھا۔ مضمون نگاری کے پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا گیا۔ املا کی اغلاط کم تھیں۔ عنوانات کے تغیرات سے اندازہ ہوا کہ یہ موضوع ان کی زندگیوں کو براہِ راست متاثر کر رہا ہے۔ مجموعی کارکردگی توقعات سے بڑھ کر تھیں۔ معلومات بھی کافی وسیع تھیں۔ ذخیرۂ الفاظ کا اچھا استعمال کیا۔ مضمون نگاری کے تمام پہلوؤں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تمہید، نفسِ مضمون اور اختتام کو جامع انداز میں تحریر کیا۔ املا کی اغلاط کا تناسب بھی کم تھا۔ مزاحیہ اور طنزیہ جملوں کا استعمال بھی کافی کیا گیا۔

مثال:

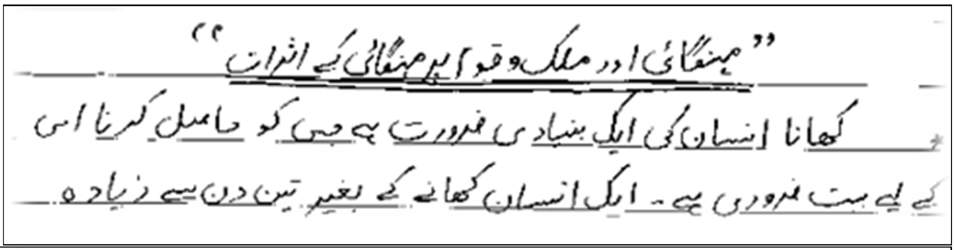

"مہنگائی اور ملک و قوم پر مہنگائی کے اثرات"

* کھانا انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے جس کو حاصل کرنا اس کے لیے بہت ضروری ہے۔ ایک انسان کھانے کے بغیر تین دن سے زیادہ

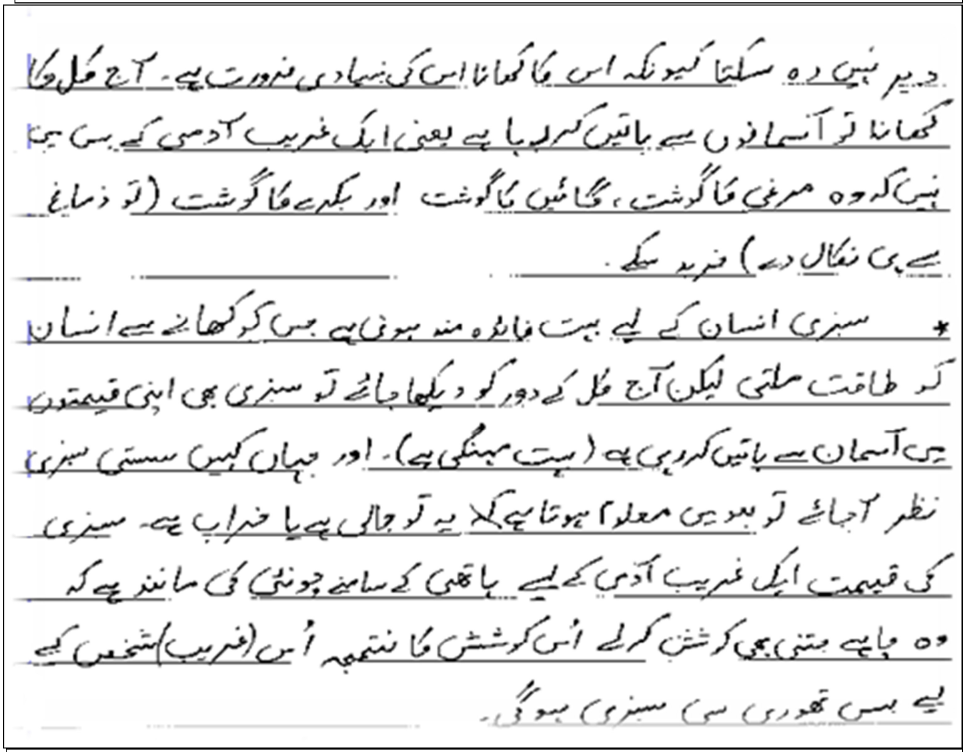

دیر نہیں رہ سکتا کیونکہ اس کا کھانا اس کی بنیادی ضرورت ہے۔ آج کل کا کھانا تو آسمانوں سے باتیں کر رہا ہے یعنی ایک غریب آدمی کے بس میں نہیں کہ وہ مرغی کا گوشت، گائے کا گوشت اور بکرے کا گوشت (تو دماغ سے ہی نکال دے) خرید سکے۔

* سبزی انسان کے لیے بہت فائدہ مند ہوتی ہے جس کو کھانے سے انسان کو طاقت ملتی لیکن آج کل کے دور کو دیکھا جائے تو سبزی بھی اپنی قیمتوں میں آسمان سے باتیں کر رہی ہے (بہت مہنگی ہے)۔ اور جہاں کہیں سستی سبزی نظر آ جائے تو بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو جالی ہے یا خراب ہے۔ سبزی کی قیمت ایک غریب آدمی کے لیے ہاتھی کے سامنے چونٹی کی مانند ہے کہ وہ چاہے جتنی بھی کوشش کر لے اُس کوشش کا نتیجہ اُس (غریب) شخص کے لیے بس تھوڑی سی سبزی ہوگی۔

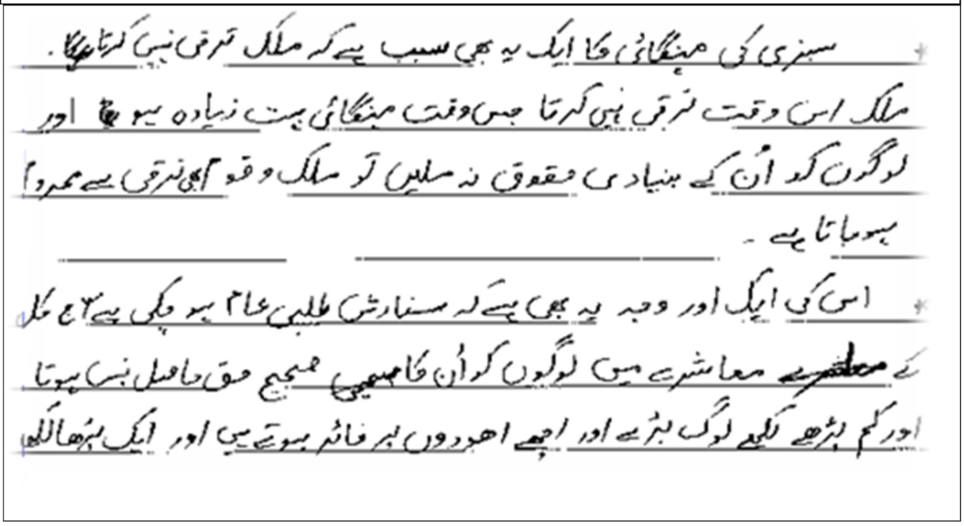

* سبزی کی مہنگائی کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ ملک ترقی نہیں کرتا ہوگا۔ ملک اس وقت ترقی نہیں کرتا جس وقت مہنگائی بہت زیادہ ہو جائے اور لوگوں کو اُن کے بنیادی حقوق نہ ملیں تو ملک و قوم بھی ترقی سے محروم ہو جاتا ہے۔

* اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ سفارش طلبی عام ہو چکی ہے آج کل کے ~~معاشرے~~ معاشرے میں لوگوں کو اُن کا صحیح صحیح حق حاصل نہیں ہوتا اور کم پڑھے لکھے لوگ بڑے اور اچھے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں اور ایک پڑھا لکھا

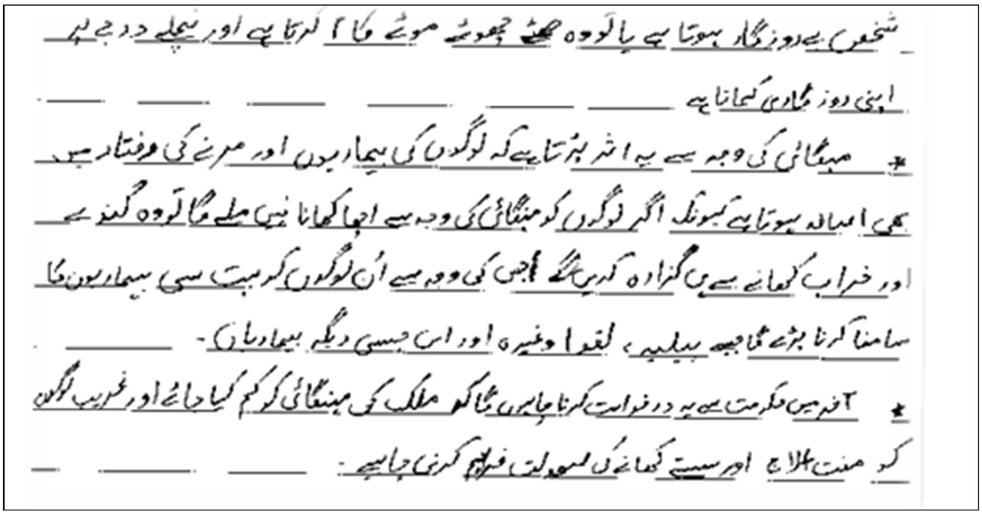

شخص بے روزگار ہوتا ہے یا تو وہ چھوٹے موٹے کام کرتا ہے اور نچلے درجے پر

اپنی روز مرہ کی کماتا ہے

* مہنگائی کی وجہ سے یہ اثر پڑتا ہے کہ لوگوں کی بیماریوں اور مرنے کی رفتار میں

بھی اضافہ ہوتا ہے کیونکہ اگر لوگوں کو مہنگائی کی وجہ سے اچھا کھانا نہیں ملے گا تو وہ گندے

اور خراب کھانے سے ہی گزارہ کریں گے جس کی وجہ سے ان لوگوں کو بہت سی بیماریوں کا

سامنا کرنا پڑے گا جیسے ہیپاٹائٹس، لقوا وغیرہ اور اس جیسی دیگر بیماریاں۔

* آخر میں حکومت سے یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ ملک کی مہنگائی کو کم کیا جائے اور غریب لوگوں

کو مفت علاج اور سستے کھانے کی سہولت فراہم کرنی چاہیے۔

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ نے غیر متعلقہ وضاحت تحریر کی ہے۔ موضوع سے ہٹ کر لکھا ہے۔ تصویر اور موضوع میں کوئی ہم آہنگی نہیں تھی۔ تصویر کا بغور مطالعہ نہیں کیا جس کے باعث وہ خیالات کا بھرپور استعمال ہی نہیں کر سکے۔ لکھے گئے جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی بھی نظر آئی۔ کچھ طلبہ نے صرف ایک یا دو پیراگراف تحریر کیے اور کچھ نے ادھوری تحریر لکھی۔ طنز و مزاح کا عنصر بھی نہایت کم رہا۔ دی گئی سطور کا خاطر خواہ استعمال نہیں کیا گیا۔ لکھے گئے مضمون کی ساخت بھی درست نہیں تھی۔ ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ دی گئی سطور کا خاطر خواہ استعمال نہیں کیا بلکہ دی جانے والی سطور بغیر کچھ لکھے خالی چھوڑ دی۔

مثال:

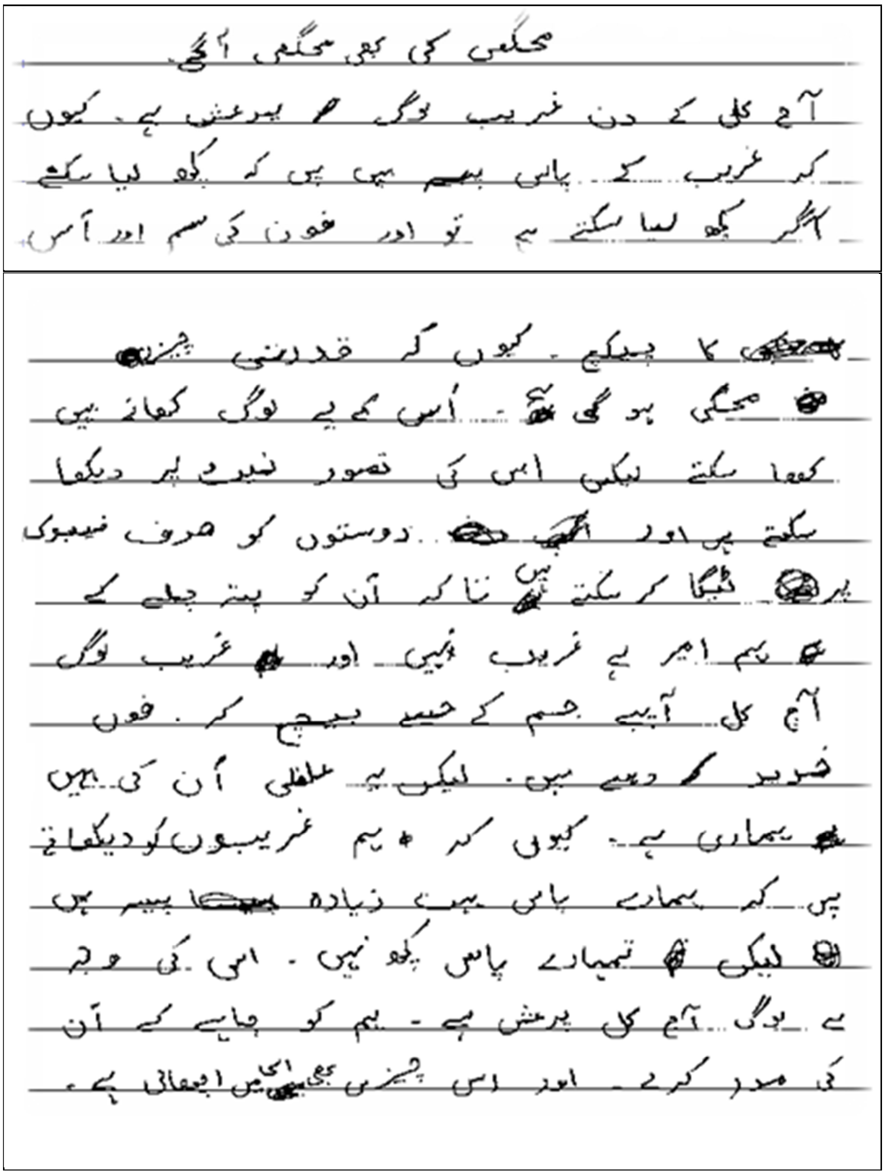
مہنگائی کی کمی مہنگائی آ گئی
آج کل کے دن غریب لوگ کو پریشانی ہے۔ کیوں
کہ غریب کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ کچھ لیا سکے
اگر کچھ لیا سکتے ہیں تو اور فون کی سم اور آس
مہنگائی کا پیکج۔ کیوں کہ قدرتی چیزیں
مہنگی ہو گئی ہیں۔ اس کے بے لوگ کھانا نہیں
کھا سکتے لیکن اس کی تصویر فیس بک پر دیکھا
سکتے ہیں اور دوستوں کو صرف فیس بک
پر ٹیگ کر سکتے ہیں تاکہ ان کو پتہ چلے کے
ہم امیر ہے غریب نہیں اور غریب لوگ
آج کل اپنے جسم کے حصے بیچ کر فون
خرید رہے ہیں۔ لیکن یہ غلطی ان کی نہیں
بیماری ہے۔ کیوں کہ ہم غریبوں کو دکھاتے
ہیں کہ ہمارے پاس بہت زیادہ پیسہ ہیں
لیکن تمہارے پاس کچھ نہیں۔ اس کی وجہ
سے لوگ آج کل پریشان ہے۔ ہم کو چاہیے کے ان
کی مدد کرے۔ اور اس چیزوں کی اچھائی ہے۔

سوال نمبر 5:

جب رات ہواور بجلی چلی جائے۔ آپ کمرے میں سو رہے ہوں۔ گرمی و گھٹن سے رات گزرنا مشکل ہو جائے۔ آپ ساری رات بے آرامی میں گزاریں، تو صبح یقیناً آپ چڑچڑے پن کا شکار ہوں گے اور آپ کی اسکول میں کارکردگی بھی انتہائی کم ہو گی۔

آپ اس تمام صورتِ حال کا ذمّے دار جس ادارے کو تصوّر کرتے ہیں اس کے نام ایک خط تحریر کیجیے اور اپنی مشکلات کو **تین** موئثر نکات میں بیان کرتے ہوئے کسی **ایک** مثال سے اس کی وضاحت بھی کیجیے۔

بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے رسمی خط کا انداز اپنایا ہے۔ خط کے درست اجزا بیان کیے تحریر کیے تھے۔ ۔ پیشانی، القاب اور خاتمہ درست تحریر کیے ہیں۔ املا کی اغلاط کا تناسب کافی کم تھا۔ خط کا بنیادی متن درست تحریر کیا تھا۔ نیز موزوں اور املا کی اغلاط سے پاک تحریر کا کا استعمال کیا گیا۔ صورتِ حال کا ذمّے دار ادارے کو تصوّر کرتے ہوئے اپنی مشکلات تحریر کیں۔ درخواست تحریر کرتے ہوئے متن میں سوال کی نوعیت کے اعتبار سے کم از کم تین الفاظ استعمال کیے۔ موضوع کے حوالے سے کم از کم چار جملوں میں ربط و تسلسل قائم رکھا۔

مثال:

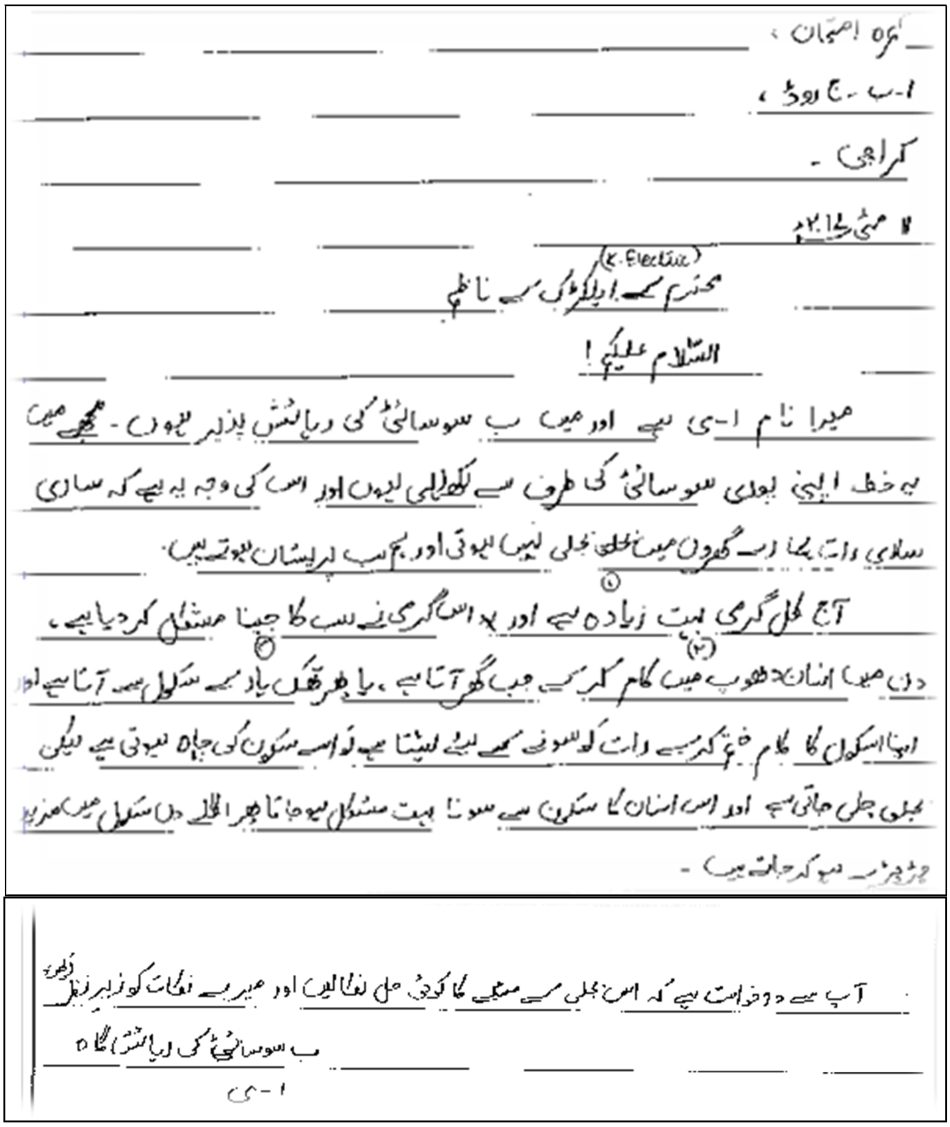

کمرہ امتحان،

ا-ب-ج روڈ،

کراچی۔

۱۱ مئی ۲۰۱۷ء

(K-Electric)
محترم کے-الیکٹرک کے ناظم

السلام علیکم!

میرا نام ا-ی ہے اور میں ب سوسائٹی کی رہائش پذیر ہوں۔ مجھے میں یہ خط اپنی پوری سوسائٹی کی طرف سے لکھ رہی ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ساری ساری رات ہمارے گھروں میں بجلی نہیں ہوتی اور ہم سب پریشان ہوتے ہیں۔

آج کل گرمی بہت زیادہ ہے اور اس گرمی نے سب کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ دن میں انسان دھوپ میں کام کر کے جب گھر آتا ہے، یا پھر تھکا ہارا بچہ اسکول سے آتا ہے اور اپنا اسکول کا کام ختم کر کے رات کو سونے کے لیے لیٹتا ہے تو اسے سکون کی جگہ بے چینی ہوتی ہے لیکن بجلی چلی جاتی ہے اور اس انسان کا سکون سے سونا بہت مشکل ہو جاتا ہے پھر اگلے دن مشکل میں مزید چڑچڑے ہو کر جاتے ہیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس بجلی کے مسئلے کا کوئی حل نکالیں اور میرے نکات کو زیر غور لائیں۔

ب سوسائٹی کی رہائشی گاہ

ا-ی

ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

خط کا اسلوب اور ساخت ناقص تھی۔ رسمی خط کو غیر رسمی انداز میں تحریر کیا۔ کچھ طلبہ نے اپنے شہر محلے اور علاقے کے ساتھ ساتھ اپنا اور اپنے اسکول کا نام بھی تحریر کیا۔ بعض طلبہ نے رسمی خط کو غیر رسمی انداز میں تحریر کیا ہے۔ کچھ طلبہ نے غیر ضروری باتوں کو بیان کرتے ہوئے قواعد اور املا کی بھی غلطیاں کی گئیں۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی تھی۔ ذخیرۂ الفاظ کی کمی کے باعث درست انداز میں موضوع کی وضاحت نہیں کر پائے۔ لکھائی بہت ہی خراب اور املا کی اغلاط کا تناسب بھی زیادہ تھا۔

مثال:

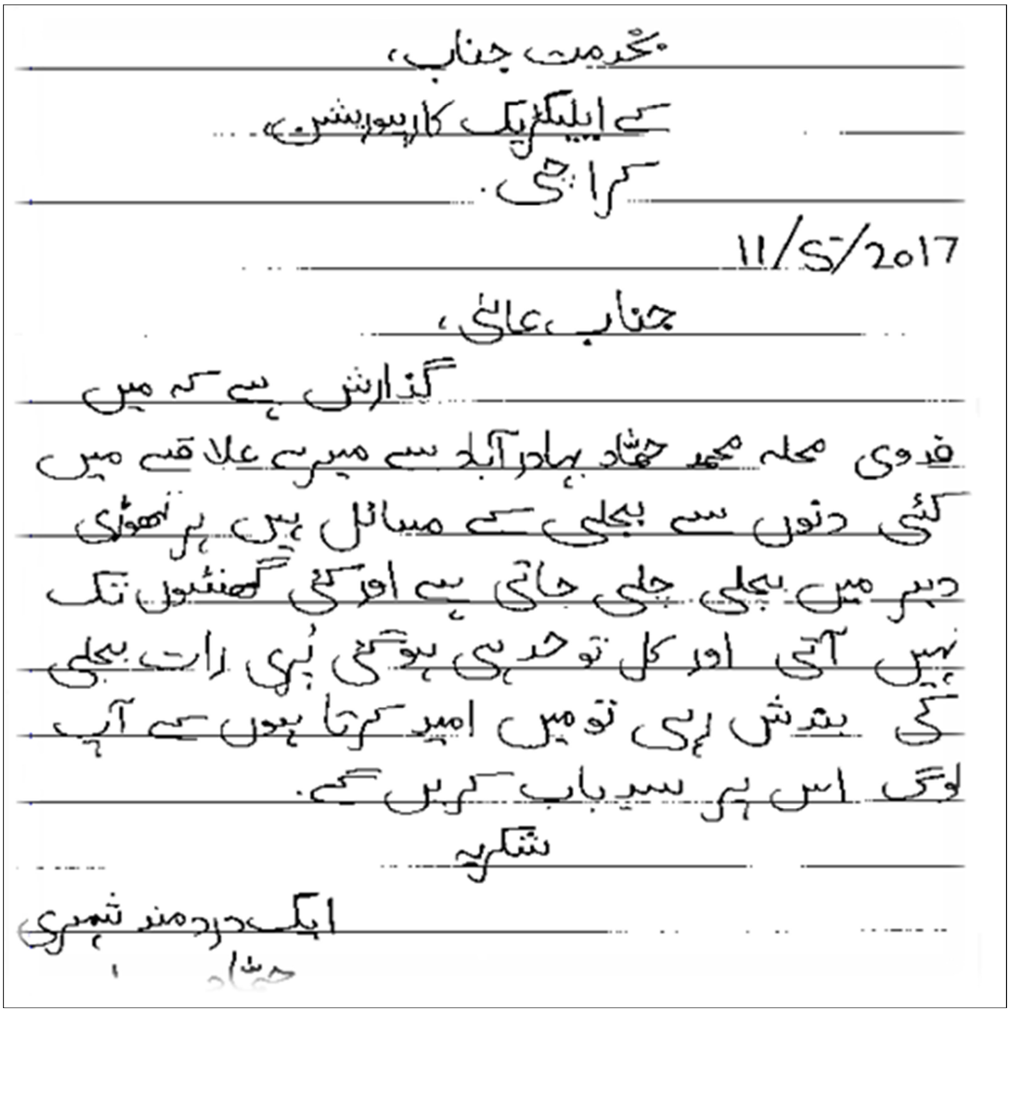
بخدمت جناب،
کے الیکٹرک کارپوریشن،
کراچی۔
11/5/2017
جنابِ عالی،
گذارش ہے کہ میں
فدوی محلہ محمد جہاد بہادر آباد سے میرے علاقے میں
کئی دنوں سے بجلی کے مسائل ہیں ہر تھوڑی
دیر میں بجلی چلی جاتی ہے اور کئی گھنٹوں تک
نہیں آتی اور کل تو حد ہی ہو گئی پوری رات بجلی
کی بندش رہی تو میں امید کرتا ہوں کہ آپ
لوگ اس پر سدِباب کریں گے۔
شکریہ
ایک دردمند شہری
جہاد

مجموعی تاثر برائے توصیف:

- ❖ اس مرتبہ تخلیقی تحریر میں بہتری کا تناسب پچھلے سال کی نسبت زیادہ نظر آیا۔
- ❖ طلبہ میں بہت حد تک شعور آچکا ہے کہ نمبرات کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں ہے۔
- ❖ اس سال مجموعی طور پر کلماتِ امریہ سے طلبہ کی آگاہی کا عنصر نمایاں نظر آیا۔

تجاویز:

- ❖ طلبہ میں اردو زبان و ادب سے دلچسپی بڑھانے کی ضرورت ہے۔
- ❖ املا اور ذخیرۂ الفاظ میں بہتری کے لیے مختلف مشقیں کرائی جائیں۔
- ❖ طلبہ کے مابین تصویری کہانی یا مضمون نویسی کے مقابلے مرتب کرانے کی ضرورت ہے۔
- ❖ طلبہ کو کو اس بات کے لیے باور کرائیں کہ وہ خط تحریر کرتے وقت علاقے اور اسکولوں کے نام نہیں لکھیں۔
- ❖ اندازِ تحریر جامع اور دلکش ہونے کے لیے بھی مختلف مشقوں کی ضرورت ہے۔